بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ
نمبر / چندہ
یوم پنجشنبہ — ۱۹ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ
جلد ۴۴/۹ | ۸ تبوک ۱۳۳۴ھش - ۸ ستمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۱۲

حضور ایدہ اللہ کے ورودِ کراچی کی اطلاع آنے پر ربوہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی

خبر موصول ہوتے ہی باقی وقت کے لئے صدر انجمن اور تحریک جدید کے دفاتر میں تعطیل کا اعلان

وفورِ شوق اور جوشِ مسرت میں احبابِ جماعت اللہ تعالےٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لائے

ربوہ ۷ ستمبر۔ کل صبح دس بجے کے قریب جب کراچی سے بذریعہ تار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یورپ سے بخیریت واپسی کی اطلاع موصول ہوئی تو اہل ربوہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ احباب جماعت جو اس خوشکن خبر کے موصول ہونے کا شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ وفور شوق اور جوش مسرت میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے۔ اور ایک دوسرے کو حضور کی بخیریت مراجعت پر تہنیت اور مبارکباد کے تحفے پیش کرنے لگے۔ اس خوشی میں صدر انجمن اور تحریک جدید کے دفاتر تعلیم الاسلام ہائی سکول دیگر مدارس اور شعبہ جات میں دن کے باقی حصہ کے لئے عام تعطیل کا اعلان کر دیا گیا۔

مژدۂ جانفزا

اس مبارک موقعہ پر اہل ربوہ کا خوشی وانبساط سے لبریز ہونا ایک طبعی امر تھا وہ اس روز سے ہی کہ جب حضور بغرض علاج یورپ جانے کے لئے ربوہ سے رخصت ہوئے تھے یہ خوشکن خبر سننے کے لئے بے تاب تھے۔ وہاں تمیں بلکہ ہر جماعت احمدیہ کا ایک ایک فرد حضور کی صحت وعافیت کے ساتھ واپسی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور نہایت درد و سوز اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کر رہا تھا۔ اور بالخصوص ۲۶ اگست کے بعد سے کہ جب حضور پاکستان واپس تشریف لانے کے لئے لنڈن سے روانہ ہوئے اہل ربوہ حضور کی کامیاب و با مراد واپسی کے لئے دن اور رات دعائیں کرنے اور صدقات دینے میں مصروف تھے۔ ہرچند کہ حضور ۵ ستمبر کی شام کو بخیریت کراچی پہنچ چکے تھے۔ لیکن تار دیر سے موصول ہونے کے باعث اہل ربوہ نے وہ رات بھی تہجد پڑھتے اور حضور کی بخیریت واپسی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے اجتماعی دعائیں کرنے میں گزاری۔ سو الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی تضرعات کو سنا۔ اور صبح ان کے لئے مژدۂ جانفزا لے کر نمودار ہوئی۔ اور وہ اپنے مولا کے حضور سجدات شکر بجا لائے۔

استقبالیہ کمیٹی کا اجلاس

ربوہ میں اگرچہ ایک عرصہ سے حضور کے شایان شان استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور اس غرض کے تحت استقبالیہ کمیٹی بھی مکرم مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر صدارت ۲۶ اگست کو قائم کی گئی تھی۔ گزشتہ کئی روز سے مصروف کار ہے۔ لیکن خبر موصول ہوتے پر کل بعد دوپہر استقبالیہ کمیٹی کا ایک فوری اجلاس کمیٹی کے قائمقام صدر مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں ورود ربوہ کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ کے استقبال کے جملہ انتظامات کو آخری شکل دی گئی۔

خوش آمدید اور مبارکباد

امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے کل حضور کی بخیریت مراجعت کی خبر موصول ہوتے ہی اہل ربوہ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں خوش آمدید کا تار دے دیا تھا۔ جو کل کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ربوہ سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اور بہت سی تاریں بھی ارسال کی گئی ہیں جن میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے صمیم قلب کے ساتھ حضور کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔ شرکت اسلامیہ کے چیئرمین مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بھی شرکت اسلامیہ کی طرف سے حضور اقدس کی خدمت میں خوش آمدید کا ایک تار بھیجا۔ جس کا متن درج ذیل ہے

"حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی بخیریت مراجعت وطن پر شرکت اسلامیہ اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتی ہے۔ اور حضور اقدس کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتی ہے۔"

دعاؤں کا مزید اہتمام

اب اہل ربوہ اس مبارک گھڑی کے منتظر ہیں کہ جب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ مرکز سلسلہ میں جلوہ افروز ہو کر اپنے مہجور خدام کو شرف دید سے سرفراز فرمائیں۔ حضور کی مرکز میں بخیریت تشریف آوری کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ تمام مساجد میں ہر نماز کی آخری رکعت کے دوسرے سجدے میں حضور کی بخیریت تشریف آوری اور صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے دعائیں کی جائیں۔ تاکہ ان خصوصی دعاؤں میں اجتماعی رنگ پیدا ہو سکے۔

اخبار ربوہ

ربوہ ۷ ستمبر۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ طبیعت ابھی تک صاف نہیں۔ کمزوری کے ساتھ اعصابی بے چینی بھی کچھ نہ کچھ چل رہی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت رات پھر کچھ زیادہ خراب رہی احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

دو احمدی طالبات کی نمایاں کامیابی پر حکومت کی طرف سے سکالرشپ کی منظوری

یہ امر قابل مسرت ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے زاہدہ پروین اور حلیمہ کشور کو امتحان مڈل ۱۹۵۵ء میں نمایاں اور امتیازی کامیابی حاصل کرنے پر حکومت کی طرف سے ہائی سکول سکالرشپ ملا ہے یہ دونوں طالبات نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور بیش از بیش دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین۔

مختصرات

— کراچی ۷ ستمبر۔ قائمقام گورنر جنرل میجر جنرل سکندر مرزا۔ اور وزیراعظم جناب چوہدری محمد علی سندھ کے سیلاب زدہ علاقوں کا جائزہ لینے کے لئے آج علی الصبح ہوائی جہاز میں کراچی سے روانہ ہوئے۔ آپ آج تیسرے پہر کراچی واپس پہنچ جائیں گے۔

— لنڈن۔ غازہ کے علاقہ میں کشیدگی ختم کرنے کے لئے آجکل امریکہ برطانیہ اور اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل کے درمیان مشورہ ہو رہا ہے۔

— کراچی ۷ ستمبر پاکستان اور انڈونیشیا کے تجارتی معاہدے کی میعاد اس سال کے آخر تک بڑھا دی گئی ہے۔

لنڈن ۷ ستمبر۔ روس اور جاپان کے درمیان معمول کے مطابق تعلقات قائم کرنے کے متعلق لنڈن میں جو بات چیت ہو رہی تھی وہ ٹوٹ گئی ہے۔ جن امور پر تعطل پیدا ہوا ہے۔ دونوں ملکوں کے وفود ان کے بارے میں اب اپنی اپنی حکومتوں سے رجوع کریں گے

— کراچی ۷ ستمبر پاکستان کے سیلاب زدگان کے لئے بین الاقوامی ریڈ کراس کی طرف سے امدادی سامان کی پہلی کھیپ کل یہاں پہنچ جائے گی۔ اس میں بیس ٹن سے زیادہ طبی سامان اور کمبل شامل ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے ایل۔ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۵۵ء

اسلامی جمہوریت

(۲)

کل ہم نے الفضل کے ان کالموں میں بتایا تھا۔ کہ آجکل ہر قسم کی استبدادی حکومت کو بھی جمہوریت کا نام دے دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ روس میں اشتراکی آمریت کو بھی جو خود مختار بادشاہی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ جمہوریت کا ہی نام دیا جاتا ہے۔ ہم نے اس لئے کہا تھا۔ کہ جو لوگ اسلامی جمہوریت کا نام لیتے ہیں۔ ان کی اس سے کیا مراد ہے۔ آیا وہ روسی جمہوریت کی طرز کی ہوگی۔ یا عام جمہوری اصولوں کے مطابق ہوگی۔

ہم نے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ جمہوریت میں قانون سازی بھی جمہور کے نمائندے ہی کرتے ہیں۔ اور آخری قوت حاکمہ عوام ہی ہوتے ہیں۔ مگر جو لوگ اسلامی قانون کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کو ہی آخری قوت حاکمہ قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ اسلامی قانون قرآن کریم اور سنت رسول اللہ میں پہلے ہی موجود ہے۔

جیسا کہ ہم نے کل بتایا تھا۔ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی تعبیر مختلف فرقے مختلف کرتے ہیں۔ نہ صرف عام نظم ونسق اور معاشرتی قانون میں بلکہ حکومت کے بنیادی قانون میں بھی جیسا کہ مثلاً شیعوں کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ بلا فصل ہیں۔ اور خلافت بطور وراثت صرف انہیں کی اولاد کو پہنچتی ہے۔ مگر اہلسنت والجماعت انتخاب کے قائل ہیں۔ مگر اس لحاظ سے بھی ان میں عالمانہ سطح پر اختلافات ہیں۔ بعض یہ مانتے ہیں۔ کہ خلیفہ منتخب ہو کر معزول نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ ایسے لوگ حضرت عثمان غنی رضؓ کی مثال پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے ان کے حق میں رسول اللہ کے اس قول کے مطابق کہ جو چادر اللہ تعالےٰ نے تمہیں پہنائی ہے۔ اس کو نہ اتارنا۔ باغی عوام کے مطالبہ پر خلافت سے دستبردار ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ ان کے خلاف سیاسی علماء کا ایک گروہ جو مغربی جمہوریت سے متاثر ہے۔ یہ کہتا ہے کہ عوام کی یا مجلس خلیفہ چنتی ہے۔ وہی اس کو معزول بھی کر سکتی ہے۔

غرض مختلف اسلامی فرقے ایسے اہم اور بنیادی سیاسی سوال میں بھی تضاد کی حد تک اختلاف کرتے ہیں۔

جو لوگ نعرہ بازی اور محض پراپیگنڈا کے طور پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ علمائے اسلام میں دستور کے متعلق کلی طور پر اتحاد ہے۔ ان کی مثال اس کبوتر کی طرح ہے۔ جو بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کئی بار واضح کیا ہے۔ اسلامی قانون کے متعلق اس بات میں اختلاف نہیں ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام کے نہایت وسیع اصولوں کی روشنی میں جو مختلف فرقوں کے اختلاف سے بالا ہیں۔ اور جن کو تمام فرقوں کے مسلمان عالمگیر سچائیوں کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔ دستور بنایا جائے۔ اور چونکہ یہ ایک امر مسلمہ ہے۔ کہ ایسا دستور قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کا ہی حامل ہوگا۔ کیونکہ یہ ایک مسلمان کہلانے والی قوم کا دستور ہوگا۔ اگر نام کی تخصیص نہ بھی کی جائے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ صرف ایسی صورت ہی میں اسلامی جمہوری دستور معرض وجود میں آ سکتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ایک مدت سے اسلامی قانون غیر متحرک اور جامد چلا آیا ہے۔ شروع شروع میں ایسے چند علمائے دین پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے اسلامی قانون کے ارتقاء کی رفتار کو جاری رکھا ہے۔ مگر بعد میں علمائے اسلام نے یہ کام چھوڑ دیا۔ جس کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ دنیا میں کوئی متقابل تحریک ٹھوس صورت میں ان کے سامنے دیر سے نہیں آئی۔ اس لئے متاخرین پہلوں کے کام ہی کو دہراتے اور اس کو مختلف اسلوب سے بیان کرتے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ ترقی کی رفتار بالکل رک گئی ہے۔ آج مغرب کی مادی ترقی کے ساتھ ساتھ بہت سی عقلی اور مادی تحریکیں ایجاد ہو چکی ہیں۔ اسلامی قانون کو ان تحریکوں پر بھی غالب کرنا ہمارا کام ہے۔

یہ تو خیر ایک جملہ معترضہ تھا۔ ہم جو بات اس وقت کہنا چاہتے ہیں۔ اور جس پر ہم زور دینا چاہتے ہیں۔ اور جو اس وقت جبکہ ملک کا دستور بنایا جا رہا ہے۔ نہایت اہم بات ہے۔ وہ یہ ہے کہ دستور ساز اسمبلی کو بعض نعرہ باز لیڈروں کے فریب میں نہیں آنا چاہیئے۔ اور نہایت ہوشیاری اور عقلمندی کو کام میں لا کر ایسا دستور بنانا چاہیئے۔ جس کا نتیجہ وہی نہ ہو۔ جو ازمنہ وسطیٰ میں یورپ میں عیسائیوں کے مختلف فرقوں کی رقابت اور عناد کی وجہ سے برآمد ہوا تھا۔

اسلام کا بنیادی سیاسی اصول لا اکراہ فی الدین ہے۔ یہ ایسا وسیع اصول ہے۔ کہ اس کی آغوش میں تمام دنیا کے مذاہب خواہ مادی ہوں یا روحانی ان کے مختلف فرقے اور خود اسلام کے مختلف فرقے بھی آ جاتے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ فرقہ باز قائدین اسلام ایسے عظیم اور وسیع ترین اصول پر بھی اپنے خود ساختہ قدغن لگا کر اس کی عظمت اور وسعت کو اپنی ذاتی تنگ نظری کا شکار بنا دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر مسلمان صرف اسی اصول کو لے کر اٹھیں۔ تو اس جنگجو اور باہم الجھی ہوئی دنیا میں انارکی فساد وفتنہ کا استیصال کر کے ایسی پرامن فضا قائم کر سکتے ہیں۔ کہ انسان قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی رہنمائی میں ارتقاء کی رفعتیں جلد جلد طے کر کے اللہ تعالےٰ کی مقررہ بہشت میں متمکن ہو سکتا ہے۔

ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ پاکستان کا دستور بنانے والے قرآن کریم کے پیش کردہ اس عظیم اصول کو نہ صرف مدنظر رکھیں گے۔ بلکہ اس کی روشنی میں ایسا دستور بنائیں گے۔ جو ان جمہوری نظاموں سے افضل اور اعلیٰ ہوگا۔ جس تک یورپ کے دانشمندوں کی دانشمندی ابھی تک پہنچی ہے۔ یہ ایک مثالی دستور ہوگا۔ اگرچہ ہمیں ڈر ہے۔ کہ تنگ نظر داعیان اسلامی دستور اسلام کے نام پر ان کے راستہ میں طرح طرح کے روڑے اٹکانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن پھر بھی اگر ارکان اسمبلی عزم وہمت سے کام لیں گے۔ تو ہمیں پوری توقع ہے۔ کہ وہ ایسی رکاوٹوں کو ہٹانے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ تاکہ اسلامی معاشرہ ازسرِ نو آہستہ آہستہ معرض وجود میں آئے۔ اور اسلام دنیا کے کونے کونے میں اپنا اثر و نفوذ کر سکے۔

قرارداد ہائے تعزیت

حضرت اماں جی رفیقہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ۔ الحاج حکیم فضل الرحمن صاحب۔ محترم ماسٹر حسن محمد صاحب آسان دہلوی اور حضرت مولوی عبدالمغنی خاں صاحب کی وفات پر مندرجہ ذیل جماعتوں نے اظہار تعزیت کی قراردادیں پاس کی ہیں۔ اور ان بزرگوں کی وفات کو ایک قومی صدمہ قرار دیتے ہوئے ان کے لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ۔ جماعت احمدیہ منٹگمری۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

میری علالت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذرہ نوازی

(از مکرم خاں صاحب مولوی فرزند علی صاحب ربوہ)

مورخہ ۱۹ اگست کو سیدی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بغیر میری کسی درخواست کے از خود اپنے اس خادم کا خیال فرماتے ہوئے مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کو بذریعہ تار یہ ارشاد فرمایا۔ کہ چونکہ ربوہ میں اس کا خاطر خواہ علاج نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اسے لاہور لے جا کر ڈاکٹر پیرزادہ صاحب اور ڈاکٹر یوسف صاحب سے مشورہ حاصل کر کے علاج کیا جائے۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں صدر انجمن احمدیہ کے انتظام کے ماتحت مجھے لاہور لے جایا گیا۔ جہاں پر مذکورہ بالا ہر دو ڈاکٹروں سے مشورہ حاصل کیا۔ بہت سے ایکسرے اور معائنوں کے بعد ڈاکٹروں نے یہ تشخیص کیا۔ کہ دل اور جگر بڑھ گئے ہیں۔ جو خالی از خطرہ نہیں نیز ایکسرے کے نتیجہ میں یہ معلوم ہوا۔ کہ دل کے قریب کچھ سیال مادہ پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت خاکسار میو ہسپتال میں داخل ہو گیا۔ جہاں پر معمولی اپریشن کے ذریعہ یہ سیال مادہ نکالا گیا۔ گو ڈاکٹر اس مادہ کے پیدا ہونے کی وجہ سمجھنے سے قاصر رہے۔ تاہم انہوں نے بعض دوائیاں اور ٹیکے تجویز کئے۔ علاج ابھی جاری ہے۔

میں پندرہ دن لاہور رہ کر ۴ ستمبر کو واپس ربوہ آ گیا ہوں۔ اب میری صحت نسبتاً بہتر ہے۔ تنفس کی تکلیف اب نہیں رہی۔ بھوک بھی نسبتاً زیادہ لگتی ہے۔ فالج کی حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

آخر میں اپنے محسن آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہیں ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے اور خود اپنی علالت کے باوجود اپنے خدام کا غیر معمولی خیال رہتا ہے۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے ہمیں ایسا محسن آقا عطا فرمایا۔ الحمد للہ

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی آخری تین سورتوں میں سورۂ فاتحہ کا ہی مضمون بیان کیا گیا ہے

سورۂ فاتحہ قرآن کریم کی تمہید ہے تو آخری سورتیں اس کا خلاصہ

سورۃ والناس کی لطیف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ اگست ۱۹۵۵ء بمقام مسجد لنڈن

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنے کے بعد سورۃ والناس کی تلاوت فرمائی۔ اور پھر فرمایا میں خطبہ اردو میں دونگا۔ اور ایسے بھائیوں کے لئے جو اردو نہیں جانتے عزیزم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب انگریزی میں اس کا ترجمہ سنادیں گے اس کے بعد میں نماز پڑھاؤں گا۔

میں نے جس سورۃ کی تلاوت کی ہے یہ قرآن کریم کی

آخری سورۃ

ہے۔ اور جیسا کہ میرا سالہا سال سے خیال ہے۔ اور صرف خیال ہی نہیں بلکہ قرآن کریم کے مطالعہ سے میرا یہ یقین ہے کہ قرآن کریم کی آخری تین سورتیں دراصل سورۂ فاتحہ ہی کے مضمون کی تکرار ہیں۔

سورۂ فاتحہ میں جو مضمون بیان ہوا ہے۔ بقیہ قرآن کریم میں اس کی تفصیل ہے۔ اور ان آخری تین سورتوں میں اسی

مضمون کا خلاصہ

بیان کردیا گیا ہے۔

اچھے مصنفین کا طریق یہی ہے کہ جب وہ کوئی کتاب لکھتے ہیں۔ تو تمہید میں ان مضامین کی طرف اشارہ کردیتے ہیں جن کو تفصیل کے ساتھ کتاب میں لکھنا مقصود ہوتا ہے۔ اور پھر آخیر پر اس سارے مضمون کا خلاصہ لکھ دیتے ہیں۔ اسی طرح سورۂ فاتحہ تمہید ہے۔ اور

آخری تین سورتیں

سارے قرآن کریم کے مضامین کا خلاصہ ہیں:-

یوں تو یہ مضمون لمبا ہے۔ لیکن اصولی طور پر میں اس مضمون کو اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔ ان تینوں سورتوں میں آخری سورۃ خلاصہ در خلاصہ کا کام دیتی ہے۔

سورۂ فاتحہ

میں پہلی آیت الحمد للہ رب العالمین ہے۔ اس میں خدائے واحد کی حمد اس لئے بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ رب العالمین ہے۔ یعنی سارے جہانوں کا رب ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی ربوبیت سارے جہانوں کے لئے بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح اس آخری سورۃ کی پہلی آیت قل اعوذ برب الناس ہے۔ اس میں بھی وہی اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور اس رب کی پناہ طلب کی گئی ہے جو

تمام بنی نوع کا رب

ہے۔ کسی ایک قوم یا ملک یا نسل کے رب کی طرف اشارہ نہیں ہے۔ بلکہ ایسے رب کی طرف اشارہ ہے۔ جو سب انسانوں کا رب ہے۔ اب اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ دنیا میں جس قدر فساد اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ تمام کے تمام انسان کے ذریعہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے آخری سورۃ میں عالمین کی بجائے الناس رکھ دیا گیا ہے۔ کیونکہ

خدا تعالیٰ کی ربوبیت

کا تعلق تو عالمین یعنے تمام جہانوں سے ہے۔ لیکن دنیا میں فتنہ و فساد انسانوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ پھر یہاں فتنہ و فساد سے بچنے کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کہ وہ طوفانوں اور آندھیوں سے اور فتنہ و فساد سے انسان کے لئے مفید صورتیں پیدا کردے۔ اور اکثر یہ مفید صورتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اگرچہ بعض اوقات

طوفان اور آندھیاں

عذاب کی صورت بھی بن جاتی ہیں۔ لیکن اگر انسان توبہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھک جائے۔ تو یہ مفید صورتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی ساری چیزیں انسان ہی کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے انسان ہی کے لئے ہے۔ پھر سورۂ فاتحہ میں العالمین میں اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ

اللہ تعالیٰ کا سلوک

سب مخلوقات سے ایک جیسا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں کھیتی باڑی کے ذکر میں بھی بتایا گیا ہے۔ کہ یہ انسانوں کے لئے بھی ہے اور حیوانوں کے لئے بھی۔

میں چھوٹا سا تھا تو اس وقت بھی مجھے قرآن کریم کا درس دینے سے محبت تھی۔ مجھے یاد ہے۔ کہ یہ خیال مجھے اس وقت بھی آیا تھا۔ کہ کھیتی باڑی میں بھی جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ انسانوں کے لئے بھی ہے اور جانوروں کے لئے بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت

ہے کہ بیل ہل چلاتا ہے۔ اور بظاہر کھیتی باڑی کے سلسلہ میں انسان سے زیادہ کام کرتا ہے۔ لیکن اس کا پیٹ انسان کے پیٹ سے بڑا ہے۔ اس لئے جب غلہ پیدا ہوتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس میں اس کا حصہ زیادہ رکھتا ہے۔ چنانچہ دانوں کی نسبت بھوسہ تقریباً دگنا ہوتا ہے۔ پس اس طرح اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خیال رکھتا ہے۔ اور اس کی ضروریات مہیا کرتا ہے:-

اس آخری سورۃ میں جو قل اعوذ برب الناس کہا گیا ہے۔ اس میں رب الناس کا مفہوم یہ ہے کہ

ساری کائنات

کے مضمون کو انسانوں کی طرف پھیر دیا جائے۔ یعنے ہم اس کی پناہ مانگتے ہیں جو سارے انسانوں کا خدا ہے۔ یہاں یہ نہیں کہا۔ کہ کالوں یا گوروں کا خدا یا اس ملک کا یا اس ملک کا خدا۔ بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ وہ تمام انسانوں کا خدا ہے ان الفاظ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ایک ایسا وقت آئے گا۔ جب

نیشنلزم کی طرف توجہ

بڑھ جائے گی۔ اس لئے یہاں ایسے خدا کی پناہ مانگی گئی۔ جو سب انسانوں کا خدا ہے نہ کہ کسی ایک نسل کا۔ پس یہ ایک رنگ میں دعا ہے۔ کہ اے خدا جب کوئی ایک قوم دوسری قوم پر حاکم ہو جائے۔ اور ظلم کرنے لگے تو تو چونکہ سب کا خدا ہے صرف اس قوم کا خدا نہیں۔ اس لئے اسے اس حکومت سے محروم کردے۔ یا اس کی اصلاح کردے۔ یہی اشارہ سورۂ فاتحہ میں مالک یوم الدین کے الفاظ میں بھی پایا جاتا ہے۔

سورۂ فاتحہ کے آخر میں کہا گیا ہے کہ نہ تو میں مغضوب میں سے ہو جاؤں اور نہ ہی ضالین میں سے یہاں بھی

قومی زندگی

کو پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کی اگلی نسل ٹھیک نہ ہو جائے قوموں کی زندگی تو سینکڑوں ہزاروں سال تک کی ہوتی ہے۔ پھر جب ہم ایک فرد کی زندگی کو جو زیادہ سے زیادہ ستر اسی سال یا سو سال

خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت

از یحییٰ فضلی صاحب راولپنڈی

چونکہ کسی قوم کے کام کرنے والے افراد اس کے نوجوان ہوتے ہیں۔ اسی بات کو مدنظر رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے اس کے قیام کی غرض و غایت ان الفاظ میں بیان فرمائی — "جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی اس رنگ میں تربیت کی جائے کہ وہ احمدیت کا بہترین نمونہ بن سکیں۔ ان کے ہر کام میں باقاعدگی ہو۔ وہ عبادات میں بھی نمونہ ہوں۔ وہ اخلاق میں بھی نمونہ ہوں۔ وہ افعال و اقوال میں دوسروں کے لئے مثال بن سکیں۔ ان کی سچائی اور دیانت داری کی قسم کھائی جاسکے۔ ان کے اندر یہ روح پیدا ہو جائے کہ وہ کسی کام کو عار نہ سمجھیں"۔

اب میں علیحدہ علیحدہ ان تمام اغراض کو پیش کروں گا۔

خدام الاحمدیہ کے قیام کی پہلی غرض تو یہ ہے کہ جماعت کے نوجوان طبقہ کے اندر تنظیم پیدا کی جاسکے آج تک دنیا میں جتنی قوموں نے ترقی کی ان کی تاریخ دیکھی جائے۔ آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ ہر ترقی کرنے والی قوم نے اپنے اندر تنظیم پیدا کی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

کہ اے مومنو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور جو افسر مقرر کیا جائے اس کی بھی اطاعت کرو۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کی حدیث آئی ہے — "السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ مالم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ" کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہر اس حکم کی اطاعت کریں جو انہیں دیا جائے۔ چاہے وہ اسکو پسند کریں یا ناپسند ہاں اتنی بات ہے کہ اگر وہ حکم خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا ہو تب بے شک اطاعت نہ کریں — بخاری میں آپ کا ایک حکم ان الفاظ میں آتا ہے "تم اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تم پر امیر مقرر کر دیا جائے"۔

پس کامیابی کا پہلا گر نظام کو قائم کرنا اور اس کا احترام ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خدام کو تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ایک ایسی زندہ قوم جو ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جائے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے"۔

پس یاد رکھئے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی پہلی اور اہم ترین غرض نوجوانوں کو منظم کرنا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ باوجود تنظیم کے جب تک ہر فرد اپنی ذمہ داری نہ سمجھے اور اسکو ادا نہ کرے اس وقت تک کام پورا نہیں ہو سکتا۔ اسی چیز کی طرف اس آیت کریم میں اشارہ ہے — "یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون" (سورہ آل عمران ع)

پس تنظیم کا تتمہ یہ ہے کہ ہر ممبر اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور اسکو پورا کرے۔

خدام الاحمدیہ کے قیام کی دوسری اہم غرض اصلاح ہے۔ خدا تعالیٰ کے مرسلوں کی غرض دنیا کی اصلاح ہی ہوا کرتی ہے۔ پس ہمارے لئے بھی جو اپنے آپ کو ایک مامور کی جماعت سے منسوب کرتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ اپنی اصلاح کریں خاص طور پر جب کہ قوم کی اصلاح کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ نوجوانوں کی اصلاح کی جائے۔

پہلی خطرناک چیز جو آجکل نوجوانوں میں دیکھی جاتی ہے۔ وہ آوارگی ہے۔ آوارگی کا سبب بے کاری اور بری مجلس ہوا کرتے ہیں اگر اس کو دور کرنا ہے۔ تو عمدہ حل یہی ہے کہ بیکاری کو دور کیا جائے۔ محاورہ ہے بے کار کا سر شیطان کی دوکان ہوتی ہے۔ جب انسان بے کار بیٹھتا ہے۔ تو قسم قسم کی شرارتیں اور برے خیالات اس کے ذہن میں آتے ہیں۔ جن کو وہ جھٹک نہیں سکتا — حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے مجلس کے قیام کے وقت اس چیز کی طرف توجہ دلائی تھی ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے نوجوانوں کو اپنے قریب لایا جائے۔ انہیں مطالعہ کی عادت ڈالی جائے۔ تبلیغ کا جوش پیدا کیا جائے یا کسی فنی کام کے سیکھنے کی طرف راغب کیا جائے۔

اور آوارگی کا دوسرا سبب بری سوسائٹی پیش کیا ہے۔ اس کے متعلق قرآن کریم کہتا ہے — "وذر الذین اتخذوا دینھم لعبا ولھوا وغرتھم الحیٰوۃ الدنیا وذکر بہٖ" (سورہ الانعام ع) کہ ان لوگوں کی سوسائٹی چھوڑ دو۔ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے۔ اس سے آگے ایک خادم کا اصل کام پیش کیا۔ کہ تمہارا فرض تو یہ ہے کہ ان لوگوں کو اس قرآن کے ذریعہ نصیحت کرو۔ کیونکہ دراصل اسلام اور احمدیت کا قیام ہی اسلئے ہے کہ لوگوں کو نیک کاموں کی ترغیب دی جائے اور برے کاموں سے روکا جائے۔ اسی کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا — "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر" "کہ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کو نیک کاموں کی ترغیب دینے اور برے کاموں سے روکنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔

اصلاح نفس کا دوسرا اور بہترین طریق نماز ہے جیسا کہ فرمایا — "ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر" کہ نماز فواحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

خدام الاحمدیہ کے قیام کی تیسری غرض خدام کے اندر خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنا ہے دراصل انسان کو پیدا ہی اسلئے کیا گیا۔ کہ وہ اپنے بھائیوں۔ دوستوں رشتہ داروں اور ہم جنسوں کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرے کسی نے کیا خوب کہا ہے

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

دنیا میں جس قدر انسانی فعل اغراض نفسانی سے دور ہوتا ہے۔ اسی قدر اس کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔ ایک انسان اپنی ذات کیلئے کچھ کرتا ہے۔ دوسرا اپنے عیال کے لئے۔ تیسرا اپنی قوم کے لئے۔ چوتھا اپنے ملک کے لئے کچھ کرتا ہے۔ یہ سب تدریجاً ترقی ہے۔ لیکن ان سب سے بلند اس انسان کا مرتبہ ہے جو مخلوق خدا کے لئے بغیر کسی امتیاز اور تقسیم کے کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی وہی مقرب ہے۔ جو اس کی مخلوق سے ہمدردی رکھتا ہے آپ نے یقیناً ابو بن ادہم کے متعلق سنا ہوگا کہ جب پہلی دفعہ فرشتہ آیا تو اس نے بتایا کہ وہ ان لوگوں کے نام لکھ رہا ہے جن سے خدا تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ ابو بن ادہم اپنے نام کے متعلق دریافت کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نام ان میں شامل نہیں ہے۔ اس نے کہا۔ اچھا پھر میرا نام ان میں لکھ لو جو مخلوق خدا سے محبت کرتے ہیں۔ دوسری دفعہ فرشتہ نے اسے دوبارہ دکھایا اس کا نام ان لوگوں میں جن سے خدا تعالیٰ محبت کرتا تھا۔ سب سے اوپر لکھا ہوا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اس اہم چیز کو ہر رکن کا فرض قرار دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ "اس کے ہر رکن کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو ایسے رنگ میں استعمال کرے کہ اپنے فوائد کو بالکل بھلا دے اور دوسروں کو نفع پہنچانا اپنا منتہی قرار دیدے"۔

(الفضل ۱۰ جون ۱۹۴۳ء)

خدام الاحمدیہ کے قیام کی چوتھی غرض نوجوانوں میں تعلیم کا شوق پیدا کرنا ہے۔ کیونکہ ہمیشہ قوم کی ترقی کا انحصار اس کے افراد کے تعلیم یافتہ ہونے پر ہوتا ہے۔ جتنی کوئی قوم زیادہ تعلیم یافتہ ہوگی۔ اتنی ہی وہ زیادہ ترقی کر سکے گی۔ اور تعلیم حاصل کرنے کا بہترین زمانہ جوانی کا ہے۔ اسلام نے تو خاص طور پر تعلیم کے بارہ میں بہت تاکید کی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا — "اطلبوا العلم ولو بالصین" کہ علم حاصل کرو خواہ اسکے لئے تمہیں چین جانا پڑے۔ مراد اس سے یہ ہے کہ خواہ تمہیں انتہائی مشقت برداشت کرنی پڑے۔ تب بھی علم حاصل کرو۔ اسی طرح آپ نے فرمایا "اطلبوا العلم من المھد الی اللحد" کہ پنگوڑے سے کر لحد تک علم حاصل کرو۔

خدام الاحمدیہ کے قیام کی پانچویں اہم غرض خدام کے اندر قربانی کا مادہ پیدا کرنا اور انہیں مستقل مزاج بنانا ہے دنیا میں آج تک کوئی قوم قربانیاں پیش کئے بغیر ترقی نہیں کر سکی ہر قوم کو بے شمار امتحانات اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متیٰ نصر اللّٰہ الا ان نصر اللّٰہ قریب (سورہ بقرہ ع ۲۶)

"کہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تمہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور تمہیں ان امتحانوں اور مشکلات کا مقابلہ نہیں کرنا پڑے گا۔ جن کا تم سے پہلے لوگوں نے سامنا کیا۔ انہیں تکلیفیں پہنچیں۔ یہاں تک کہ وہ اور ان کے رسول پکار اٹھے خدا تعالیٰ کی مدد کہاں ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد آنے والی ہے"۔

پس جبکہ ہمارے لئے بھی انذار موجود ہے ہمیں اپنے آپ کو ان امتحانوں کے لئے تیار رکھنا چاہیئے تاکہ ہر آئندہ آنے والی مصیبت ہمیں تیار پائے اور ہر آنے والی آفت ہمیں ہوشیار پائے اور ہر آنے والا امتحان ہمیں چوکس دیکھے اس کی دوسری شق استقلال پیدا کرنا ہے۔ استقلال کے بغیر کوئی کام کمل طور پر سرانجام نہیں پا سکتا۔ کسی کام کو شروع کر کے انتہا تک پہنچانا ثبت استقلال کا کام ہے۔ اور دنیا کو احمدیت اور اسلام کی طرف لانا تو ممکن کاموں میں شاید سب سے کٹھن کام ہے اس کے لئے جس قدر مستقل مزاجی اور جدوجہد کی ضرورت ہے ...... اس کا شاید اندازہ لگانا بھی ناممکن ہو۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

کی ہوتی ہے۔ بچانے کے لئے اتنی جدوجہد کرتے ہیں۔ تو قومی زندگی کو بچانے کے لئے اس سے کہیں زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔

سورۃ والناس کی آیت من شر الوسواس الخناس میں اس بات کی دعا کی گئی ہے۔ کہ آئندہ نسلیں خراب نہ ہو جائیں۔ ان کے دلوں میں وساوس نہ پیدا ہوں۔ پس مومن کہتا ہے کہ اے خدا میری تو زندگی اچھی گذر گئی ہے۔ لیکن میں ان کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ جو میرے بعد آنے والے ہیں۔ کہ تو ان کو وساوس سے بچائیو۔ کیونکہ صرف اور صرف اس صورت میں ہی میری زندگی فائدہ بخش ثابت ہو سکتی ہے۔

عام طور پر کہتے ہیں۔ کہ زنجیر کی طاقت اس کی سب سے کمزور کڑی کی طاقت کے برابر ہوتی ہے۔ تو اگر کوئی بھی نسل ہی سے بگڑ گیا۔ تو سارے سلسلہ کو خراب کرے گا۔

وساوس کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض وساوس ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ بچوں ہی کو دیکھ لو۔ اگر ان کے دل میں وساوس پیدا ہو رہے ہوں۔ تو وہ بہت مدت تک ان کو اپنے دل میں چھپائے رکھتے ہیں۔ ایسی چھپی ہوئی چیز کا علاج تو خدا تعالےٰ ہی کر سکتا ہے۔

پس یہاں یہ دعا سکھائی۔ کہ وساوس پیدا کرنے والے

لوگوں کے شر سے محفوظ

رکھ۔ اگر ایسا ماحول پیدا ہو جائے۔ جس سے دلوں پر زلزلہ آجائے۔ اور وساوس پیدا ہوں۔ تو تو ان سے ہماری نسلوں اور ساتھیوں کو بچا۔ گویا من شر الوسواس الخناس۔ غیر المغضوب کے مفہوم کی تشریح ہے۔ غرض جو مضمون سورہ فاتحہ میں "تمہیداً" بیان کیا گیا تھا۔ اسے سارے قرآن کریم میں تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے بعد آخری تین سورتوں میں اور خصوصاً اس سب سے آخری سورۃ میں اس کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے۔

خطبہ کے بعد مکرم چوھدری ظفر اللہ خاں صاحب نے انگریزی زبان میں خطبہ کا خلاصہ بیان کیا۔

وفات

خاکسار کا پوتا نثار احمد ولد ظفر اللہ اقبال ہاشمی اچانک مکان کا چھت گرنے سے نیچے آکر ہمیں داغ مفارقت دے کر خالق حقیقی کو جا ملا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے
پیرزادہ فیض عالم ہاشمی فیض منزل گولیکی۔

ولادت مسیح علیہ السّلام کے متعلق قرآنی بیان کی عظمت

"رُطباً جنیاً" کے الفاظ میں عیسائی دنیا کی تاریخی غلطی کا ازالہ

از جناب شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری

(۲)

(۶) اب اس انجیلی بیان کا قرآنی بیان سے مقابلہ و موازنہ کیجئے۔ یہ اختلاف تو ہے ہی کہ انجیل نویس کے نزدیک یہ واقعہ مصر پہنچ کر پیش آیا۔ لیکن قرآن مجید نے ولادت کے معاً بعد اس کا ذکر کیا۔ اہم اختلاف یہ ہے۔ کہ انجیل نویس نے مسیح کی ربوبیت ثابت کرنے کے لئے طفولیت مسیحؑ کے اس واقعہ کو بے سروپا معجزہ کا رنگ دے دیا۔ لیکن قرآنی بیان میں واقعہ کی اصلی اور فطری شکل پیش کی گئی ہے۔ عیسائی علماء جہاں یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کی روایات زمانہ قدیم سے عوام عیسائیوں میں مشہور چلی آتی ہیں وہاں ان کو یہ بھی تسلیم ہے۔ کہ یہ بیان بے سروپا معجزات پر مبنی ہے[1]

چونکہ عوام عیسائیوں میں یہ باتیں مشہور تھیں اس لئے قرآن مجید نے واقعہ کی اصل صورت پیش کر دی ہے۔ اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس میں مسیحؑ کی الوہیت کا دخل نہیں۔ کہ مسیحؑ کے حکم سے درخت خود بخود جھک گیا۔ اور چھپا ہوا پانی ظاہر ہو گیا۔ اور اس درخت کی ایک شاخ یسوع مسیح کے فرشتوں کے ذریعہ فردوس میں پہنچا دی گئی۔ بلکہ قرآنی بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب حضرت مریم اپنی حالت لوگوں سے چھپانے کی غرض سے ایک دور کے مقام پر گئیں۔ تو دوران سفر میں وضع حمل کا وقت آگیا۔ انہیں یہ بھی علم نہ تھا۔ کہ یہاں قریب کوئی چشمہ ہے۔ ایک کھجور کے درخت کے نیچے حضرت مسیحؑ پیدا ہوئے۔ غیب سے راہنمائی ہوئی۔ کہ قریب ہی ڈھلوان کی جانب ایک چشمہ ہے۔ کھجور کی شاخ ہلایئے۔ تازہ کھجوریں گریں گی۔ چشمے کا پانی پیجئے۔ اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیجئے

واقعہ کی اس صورت سے مسیحی روایت کا وہ سارا تاروپود جو کہ مسیحؑ کی الوہیت کے لئے بنایا گیا۔ بکھر کر رہ جاتا ہے۔ اب یہ بات بالکل صاف ہے۔ کہ قرآن مجید نے اس واقعہ کی چھوٹی چھوٹی تفصیلات کیوں بیان کی ہیں۔ مثلاً کھجور کا درخت ہلانے سے کھجوریں گرنے کا ذکر فرمایا۔ یہ باتیں اس لئے بیان کی ہیں۔ کہ انہی تفصیلات کو غلط رنگ دیکر عوام میں مشہور کر دیا گیا تھا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ واقعہ کی اصل حقیقت سے دنیا کو شناسا کیا جاتا۔ اسی طرح قرآن مجید نے وضع حمل کے وقت دردِ زہ کی شدت کا بھی ذکر کیا ہے۔ حالانکہ عام حالات میں یہ ذکر ضروری نہ تھا۔ یہاں چونکہ ایک انسان کو خدا بنانے کا سوال تھا۔ اس لئے یہ ذکر بھی نمایاں طور پر کیا گیا۔ اور پھر بعض عیسائی فرقے یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ روح القدس کی برکت سے بغیر دردِ زہ کے حضرت مسیحؑ ناصری پیدا ہوئے۔

انجیل برنباس میں یہ لکھا ہے کہ بغیر دردِ زہ کے حضرت مسیحؑ کی پیدائش ہوئی۔

اناجیل اربعہ اس بارے میں خاموش ہیں۔ لیکن قرآن مجید نے اس کا ذکر نمایاں طور پر کر کے الوہیت مسیحؑ کا رد کیا ہے۔

(۷) ایک اہم اختلافی امر یہ ہے۔ کہ عیسائیت کی تاریخ میں قرنہا قرن سے حضرت مسیحؑ ناصری کی پیدائش کا دن ۲۵ دسمبر کو منایا جاتا ہے۔ سورہ مریم کے مذکورہ بیان میں عیسائیت کے اس مسلسل اور متواتر عمل کی تغلیط موجود ہے۔ قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ آپ کی پیدائش اس وقت ہوئی۔ جبکہ ملک کنعان میں کھجوریں پک کر اس درجہ تیار ہوتی ہیں۔ کہ کھجور کے ہلانے پر وہ گرنے لگ جائیں۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ فلسطین میں کھجور کے پکنے کا موسم کونسا ہے۔ فلسطین میں ہمارے ملک کی بہ نسبت کھجور دیر سے پکتی ہے۔ ماہ اگست ستمبر میں وہاں کھجور پک کر تیار ہو جاتی ہے۔

جان ڈی ڈیوس کی بائیبل ڈکشنری میں زیر لفظ year ایک نقشہ دیا گیا ہے جس میں یہودی مہینوں کے نام دے کر ان کے مقابلہ پر انگریزی ماہ درج کئے گئے ہیں۔ اور یہ بتایا گیا ہے۔ کہ فلسطین میں کس ماہ میں کونسی فصل یا پھل پک کر تیار ہوتے ہیں۔ اس نقشہ میں یہودیوں کا چھٹا مہینہ ایلول (Elul) دے کر اس کے مقابل پر انگریزی مہینہ اندازاً ماہ ستمبر لکھا گیا ہے۔ اور سیزن (Season) کے کالم میں یہ وضاحت موجود ہے۔ کہ ماہ ستمبر میں کھجور اور موسم گرما کی انجیر پک کر تیار ہو جاتی ہے۔

ڈکشنری مذکور میں یہودی مہینہ ایلول کے مقابلہ پر ماہ ستمبر ایک موٹے اندازہ کے مطابق درج کیا گیا ہے۔ دراصل ماہ اگست ستمبر میں یہ مہینہ آتا ہے۔ (ملاحظہ ہو پیکس تفسیر بائیبل ص۱۱۷) پس فلسطین میں ماہ اگست ستمبر کھجور کے پکنے کا صحیح موسم ہے۔

قرآنی وضاحت کے پیش نظر اب ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیحؑ ناصری کی پیدائش بجائے شدید سردیوں کے یہودی مہینہ ایلول میں ہوئی۔ یعنی ماہ اگست ستمبر میں آپ پیدا ہوئے جبکہ ملک فلسطین میں کھجور پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید کے اس دعویٰ کی تائید انجیل لوقا سے بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس انجیل میں مسیحؑ کی پیدائش کے موقع پر لکھا ہے:۔

"اسی علاقے میں چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلے کی نگہبانی کر رہے تھے۔" (۲/۸)

ظاہر ہے کہ یہ گرمی کا موسم تھا نہ کہ شدید سردی کا۔ دسمبر کا مہینہ تو علاوہ شدید سردی کے فلسطین میں سخت بارش اور دھند کا ہوتا ہے۔ فلسطین میں موسم برسات یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے۔ پہاڑی علاقہ میں خصوصاً شدید سردی، برسات اور دھند ہوتی ہے۔ کون یہ تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ ایسے موسم میں کھلے میدان میں چرواہے اپنے گلوں کو لے کر باہر نکل آتے تھے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ گرمی کا موسم تھا۔ جس میں چوپان اپنے گلوں کو گلہ خانوں یا قدرتی پناہ گاہوں یعنی غاروں وغیرہ سے باہر نکال لاتے تھے۔ اور راتیں آسمان تلے بسر کرتے تھے۔

پس یہ ایک تاریخی غلطی ہے۔ جس کی طرف دنیائے عیسائیت کو قرآن مجید نے توجہ دلائی۔ قرآن مجید نے "رطباً جنیاً" کا ذکر کر کے حضرت مسیحؑ کی ولادت کا زمانہ متعین کیا ہے۔ اور اس بارہ میں عیسائی روایات اور تعامل کی تردید فرمائی ہے۔ (باقی)

[1] ملاحظہ ہو پادری ڈبلیو میچن ایم اے کا رسالہ "تحریف انجیل وصحت انجیل" شائع کردہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی۔

مشرقی بنگال کا سیلاب اور احباب جماعت کا فرض

احباب جماعت کو اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ آجکل طغیانی کے باعث مشرقی بنگال خطرناک حالات سے دوچار ہو رہا ہے۔ میلوں میل کا رقبہ زیرِ آب ہے۔ مکانوں اور فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے حتیٰ کہ لوگوں کو اپنی جانیں بچانی بھی مشکل ہو رہی ہیں۔ یہ ایسا وقت ہے کہ ہر انسان کو خواہ وہ پاکستان یا دنیا کے کسی حصہ میں رہتا ہو اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی اپنی وسعت و ہمت کے مطابق مدد کرنی چاہیئے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کے وقت اس کے کام آتا ہے خدا تعالےٰ خود اس کی ضرورت کے وقت اس کے کام آتا ہے

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی اس مصیبت میں اپنی بساط سے بڑھ کر امداد کریں تا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب بنیں۔

جماعت احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہر مشکل گھڑی میں جماعت کے مخلصین نے انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی حسب ضرورت مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کر کے ایک اچھا نمونہ قائم کیا ہے۔ پس اب بھی دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس موقعہ پر حتی المقدور مالی امداد پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ محسوس فرماتے ہوئے کہ روپیہ کے فراہم کرنے میں کچھ وقت لگے گا لنڈن سے بذریعہ تار ارشاد فرمایا کہ ”صدر انجمن احمدیہ آٹھ ہزار روپیہ سیلاب زدگان کی امداد کیلئے فوراً بنگال بھجوا دے“ چنانچہ یہ رقم بھجوائی جا چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کو اس غرض کے لئے حسب استطاعت چندہ بھجوانے کی تحریک کی جائے۔ کیونکہ اس سال سیلاب کی تباہ کاری بھی پچھلے سال کے سیلاب کی طرح ہے۔

عہدہ داران جماعت مطلع رہیں کہ صیغہ امانت ربوہ میں ”امداد سیلاب زدگان مشرقی بنگال“ کا کھاتہ گذشتہ سال سے کھلا ہے۔ اس ضمن میں جمع کردہ چندہ فوری طور پر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام ارسال فرمائیں

(ناظر بیت المال ربوہ)

دُعائے مغفرت

میری والدہ ماجدہ مسماۃ غلام جنت بعمر ۶۵ سال ایک ماہ علیل رہ کر ۲۳ اگست کی شام کو بوقت نماز مغرب وفات پا گئی ہیں۔ پیدائشی احمدی تھیں۔ جنازہ میں قلیل تعداد میں احباب شامل ہو سکے احباب ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں اور جنازہ غائب پڑھیں۔

نذیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قتال پور تحصیل کبیروالا ضلع ملتان

فلمی گانوں وغیرہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

۱۹۴۴ء میں ایک شادی کی تقریب پر فلمی گانے وغیرہ گائے گئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رپورٹ موصول ہونے پر متعلقہ جماعت کے احباب کو مندرجہ ذیل ہدایت فرمائی:—

”لیکن جو دوست یہاں بیٹھے ہیں جب اپنے اپنے گھروں میں جائیں تو اپنے بیوی بچوں کو اچھی طرح سمجھا دیں کہ اگر آئندہ کسی گھر میں ایسا طریق اختیار کیا گیا تو جماعت کے مردوں اور عورتوں کو یہ ہدایت کر دی جائے گی کہ وہ ایسے لوگوں کی شادیوں میں شامل نہ ہوا کریں۔ آخر سوائے اس کے اس گناہ کو دور کرنے کا اور کیا علاج ہو سکتا ہے کہ اعلان کر دیا جائے کہ ان لوگوں کی شادیوں پر ہماری جماعت کا کوئی فرد شامل نہ ہو وہ میراثنوں اور چوڑھیوں کو بلالیں اور یا پھر ایکٹرسوں کو بلالیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے گھروں میں وہی جا سکتی ہیں کوئی اور نہیں جا سکتا۔“ (الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۴۵ء)

جماعت کے عہدہ داران کو چاہیئے کہ وہ جماعت کے مردوں اور عورتوں کو ان مسائل سے واقف رکھیں اور جماعت کے اخلاق کے معیار کو بلند کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

زمیندار جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

مالی سال رواں کے چار ماہ گذر چکے ہیں۔ ابھی تک بہت سی زمیندار جماعتوں کی طرف سے لازمی چندہ جات موصول نہیں ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان جماعتوں نے ابھی تک فصل ربیع کی وصول شدہ جنس کو فروخت نہیں کیا۔ لہٰذا ایسی تمام جماعتوں کے عہدیداران مال کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا وصول شدہ غلہ جلد تر فروخت کر کے رقم داخل خزانہ فرمائیں

ناظر بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) بزرگان سلسلہ سے بالخصوص اور دیگر احباب کرام سے بالعموم ...... مستدعی ہوں کہ احباب برادرم محترم شاہ جی محمد اکبر خانصاحب رئیس آف ترنگزئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ صاحب موصوف عرصہ تقریباً گیارہ ماہ سے بوجہ حملہ فالج بیمار ہیں۔

محمد عباس خان احمدی رنز ماسٹر۔ پشاور

(۲) مکرم مولوی عبد الحفیظ صاحب سابق نائب امیر صوبائی انجمن احمدیہ بنگال سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ میڈیکل کالج ہسپتال میں داخل ہیں۔ بنگال کے پرانے احمدیوں میں سے ہیں احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد عمر بشیر احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈھاکہ

(۳) بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مجھ پر اپنا خاص فضل نازل فرمائے اور میری کوتاہیوں غلطیوں اور لغزشوں پر پردہ پوشی فرما کر مجھ پر اپنا خاص رحم فرمائے آمین۔

حافظ مبین الحق شمس ۲۰۷/۳ مارٹن روڈ کراچی ۵

(۴) مکرم رحمت اللہ صاحب بٹ کئی دن سے ٹیکسلا ہسپتال میں زیر علاج ہیں آج ان کا اپریشن کیا گیا ہے۔ احباب جماعت ان کی جلد شفا کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد شفیع)

(۵) مولوی سید عبد العزیز شاہ صاحب فاضل کئی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ جماعت کے احباب جملہ مشکلات کے جلد رفع ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد الرشید عابد جول پوری حال سرگودھا

(۶) خاکسار کی نانی صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ان کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔

عزیز احمد خان جھنگ بازار لائلپور

(۷) خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

منور احمد جاوید گنج مغلپورہ لاہور۔

(۸) ایکسرے کرانے پر خاکسار کے پھیپھڑہ میں نقص ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹر ریاض علی شاہ صاحب لاہور نے اپریشن کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت بخشے آمین

عبد الرحیم سعید والا ضلع شیخوپورہ

(۹) محترم ڈاکٹر عبد الغنی خانصاحب کڑک اور ان کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ ہر دو کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مومن)

ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ ضرور بھجوائیے!

نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو مطلع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۱۴۲۲۱ میں رشیدہ باسمہ زوجہ بشارت احمد صاحب بشیر قوم جندران افغان پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن نواب شاہ ڈاکخانہ نوابشاہ ضلع نوابشاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر ۱۵۰۰/- روپے ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزنی ۹ تولے قیمت ۹۰۰/- روپے ایک مشین کپڑے سلائی قیمت ۱۰۰/- روپے کل میزان ۲۵۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ:۔ رشیدہ باسمہ۔ گواہ شد:۔ ملک محمد احمد کارکن وکالت تبشیر۔ گواہ شد۔ بشارت احمد بشیر مبلغ مغربی افریقہ

وصیت **نمبر ۱۴۲۲۲** میں بخت بھری زوجہ مہر محمد یار قوم سیال سرگانہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن موضع باگڑ ڈاکخانہ باگڑ ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ زیور بالکل نہیں ہے۔ میں اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ نیز ایک راس بھینس جس کی قیمت مبلغ ۳۰۰/- روپے ہے۔ اس کی بھی ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ الامتہ:۔ بخت بھری موصیہ گواہ شد:۔ مہر محمد یار نمبردار خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔

وصیت **نمبر ۱۴۲۱۶** میں امتہ الرؤف بنت مرزا منصور احمد قوم مغل پیشہ زمینداری عمر ۱۹ سال ۸ ماہ پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے میرے والدین کی طرف سے ۱۵ روپے جیب خرچ ملتے ہیں۔ جس کا میں ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ادا کرتی رہونگی میرے مرنے کے وقت اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامتہ:۔ امتہ الرؤف۔ گواہ شد:۔ مرزا منصور احمد محلہ دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ مرزا شریف احمد محلہ دارالصدر شرقی ربوہ۔

وصیت **نمبر ۱۴۲۱۵** میں امتہ الوحید بنت مرزا شریف احمد قوم مغل پیشہ زمینداری عمر ۱۹ سال ۹ ماہ پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے میرے والدین کی طرف سے ۲۵/- روپے جیب خرچ ملتے ہیں۔ جس کا میں ۱/۱۰ انجمن کو ادا کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے وقت اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامتہ:۔ امتہ الوحید۔ گواہ شد:۔ مرزا منصور احمد ربوہ۔ گواہ شد مرزا شریف احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ

وصیت **نمبر ۱۴۲۱۴** میں خانم زبیدہ پروین زوجہ میجر بشیر احمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن مالیر کوٹلہ حال ۲/۷ ماڈل ٹاؤن ڈاکخانہ ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) حق مہر ذمہ خاوند مبلغ پانچ ہزار روپیہ ۵۰۰۰/- (۲) زیورات وزنی چھیاسٹھ تولہ قیمتی چھ ہزار آٹھ صد روپے بحساب اندازاً ایکصد تین روپے فی تولہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس [illegible] کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائداد پر بھی یہ [illegible] ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائداد کے طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس حصہ وصیت کردہ سے مجرا کر دیا جاوے گا۔

الامتہ خانم زبیدہ پروین موصیہ۔ گواہ شد:۔ خان عبد المجید خان ریٹائرڈ ڈپٹی ڈسٹرکٹ انسپکٹر ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد:۔ میجر بشیر احمد خان خاوند موصیہ

خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض وغایت (بقیہ صفحہ ۸)

خدام الاحمدیہ کے قیام کی چھٹی غرض دعوت حق کو دوسروں تک پہنچانا ہے۔ صحابہ کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ انہوں نے کس طرح تبلیغ کو دوسروں تک پہنچانے میں اپنی جان تک لڑا دی اب جبکہ ہم لوگ حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر اپنے آپ کو وآخرین منھم لما یلحقوا بھم (سورۃ الجمعۃ ع ۱) کا مصداق ٹھہراتے ہیں ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ان جیسے ہی عمل بھی کریں۔ اور جس طرح انہوں نے تبلیغ حق میں اپنی جانیں تک قربان کر دیں ہم بھی اپنے تن من دھن کو اس راہ میں صرف کر دیں

خدام الاحمدیہ کے قیام کی ساتویں غرض خدام کے اندر ذہانت پیدا کرنا اور صحت جسمانی کو مثالی بنانے کا شوق پیدا کرنا ہے۔ جیسا کہ مسلمہ امر ہے کہ افراد کے ذہین اور چست و چالاک ہونے سے ہی قوم کی ترقی ہے۔ ہمیں بھی اپنے ترقی کے دن قریب لانے کے لئے ہر خادم کی ذہانت کو اس درجہ بڑھانا ہوگا کہ وہ قوم کے مفاد کے ہر موقعہ پر اپنی فراست کو کام میں لا سکے اور صحت کو عمدہ بنانا تو آجکل ترقی یافتہ قوموں میں پہلا گر مانا جاتا ہے۔ اس کے لئے خدام الاحمدیہ کے ناظمین کو مناسب انتظامات کرنے چاہئیں تاکہ جسمانی ترقی کا معیار بڑھ سکے۔

خدام الاحمدیہ کے قیام کی آٹھویں غرض خدام کے اندر یہ روح پیدا کرنا ہے کہ وہ کسی کام کو عار نہ سمجھیں۔ ہر موقعہ اور ہر وقت وہ اپنے کام اپنے ہاتھوں سے سرانجام دینے کے لئے تیار ہوں۔ صحابہؓ میں یہ جذبہ حیرت انگیز حد تک موجود تھا۔ ایک واقعہ مشہور ہے کہ کسی گھوڑے سوار صحابی کا کوڑا میدان جنگ میں گر گیا۔ پاس ہی کھڑے ایک شخص نے چاہا کہ جھک کر کوڑا اسے پکڑا دے۔ مگر انہوں نے اسے روک دیا اور خود گھوڑے سے اتر کر کوڑا اٹھایا۔ انہوں نے کہا اس طرح مجھے دوسروں پر بھروسہ کی عادت ہو جائے گی

سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر ذرا نظر ڈالیے۔ آپ کو نظر آئے گا کہ آپ اپنے ساتھیوں کے تمام کاموں میں برابر حصہ لیتے۔ مسجد نبوی بن رہی ہے۔ آپ بھی پتھر اٹھا کر لا رہے ہیں۔

یہ جذبہ جب قوم کے اندر پیدا ہو جاتا ہے تو کوئی دنیا میں ہمیں روک نہیں سکتا۔ ہم خادم ہی خادم ہیں اور ہمیں کبھی بھی لیں تو لسٹ تیار ہو سکتی ہے

(۱) ہاتھ سے کام کرنے سے قوم کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے گی۔

(۲) سوال کرنے کی عادت ختم ہو جائے گی۔

(۳) افراد میں سستی پیدا نہیں ہو گی۔

(۴) اخلاقی حالت درست ہو جائے گی۔

(۵) اہم ترین فائدہ یہ ہے کہ اس سے مذہب کو تقویت ملتی اور غلامی کی جڑ کٹتی ہے۔

اور ہمارا تو مقصد ہی ان تمام باتوں کا پیدا کرنا ہے پس ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہ سمجھنا اور معمولی سے معمولی کام خود کرنے میں ہتک محسوس نہ کرنا ہر خادم کا فرض ہے

مختصر الفاظ میں یوں کہیے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام اس لئے ہوا ہے کہ تا ہم ایک نظام کے ماتحت کام کرنا سیکھیں۔ دینی تربیت کریں۔ دوسروں کو کام آئیں۔ تعلیم حاصل کریں۔ قربانی اور استقلال کا مادہ پیدا کریں۔ دوسروں تک اس نور حق کو پہنچائیں جس سے خود فیضیاب ہوئے۔ صحت کو عمدہ بنائیں اور ذہنوں کو وسیع کریں اور سب سے آخر میں لیکن بنیادی طور پر کسی کام کو عار نہ سمجھیں۔

اگر ہم ان سب باتوں کو پیدا کر لیں تو سمجھئے کہ خدام الاحمدیہ کے قیام کی اغراض پوری ہو گئیں اور ہم نے سب کچھ پا لیا لیکن اگر یہ باتیں پیدا نہ کر سکیں تو پھر ہم نے کچھ بھی نہیں کیا اور ہماری اس زندگی پر لعنت ہے۔!!

پس آئیے ہم اس خدا تعالےٰ سے جو توفیق بخشنے والا ہے یہ دعا کریں کہ ہمیں اپنے اندر ان زرین تبدیلیوں کے پیدا کرنے کی توفیق دے۔

ترکی سفارت خانہ کو ڈائنامیٹ سے اڑانے کی کوشش

سالونیکا ۷ ستمبر۔ کل جب نصف شب سے سفارت خانہ کے باغ میں ڈائنامیٹ کا دھماکا ہوا ہے ترکی سفارت خانہ کے اردگرد پولیس کا پہرہ زیادہ سخت کر دیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس دھماکے سے سفارت خانہ کی کھڑکیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور متصل مکانات کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے لیکن کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی

تمام سالونیکا میں ترکی اور یونان کے خلاف اشتعال انگیز اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے۔ کل یونان کے وزیر خارجہ نے ایتھنز میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہم یہ بات بالکل تیار نہیں ہیں کہ اس سازش میں کسی یونانی کا ہاتھ ہے

کراچی کے کارخانے اسی ماہ سوئی گیس سے چلنے لگیں گے

اکیس کارخانوں کو روزانہ تیس لاکھ مکعب فٹ سوئی گیس مہیا کی جائیگی

کراچی ۷ ستمبر۔ سوئی (بلوچستان) کی قدرتی گیس ساڑھے تین سو میل لمبی پائپ لائن کے ذریعے کراچی پہنچ گئی۔ کراچی کے کارخانہ داروں کو قدرتی گیس کی تقسیم اس ماہ کے آخر تک شروع کر دی جائے گی ــــــ سوئی (بلوچستان) سے کراچی تک ساڑھے تین سو میل لمبی پائپ لائن کی تکمیل کے بعد آج اس میں گیس چھوڑ دی گئی پائپ لائن کو صاف کرنے اور گیس کو کارخانوں میں استعمال کے قابل بنانے کے لئے کراچی سے دس میل دور جہاں پائپ لائن ختم ہوتی ہے۔ گیس کو آزمائشی طور پر آگ لگا دی گئی ہے۔ یہ سوئی گیس ٹرانسمشن" کمپنی کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ آزمائشی آگ سے جو شعلے اور گڑگڑاہٹ پیدا ہو رہی ہے وہ آئندہ تیس گھنٹوں تک جاری رہے گی لیکن ان شعلوں اور آگ سے لوگوں کو کوئی خطرہ نہیں۔

آج انجینئروں نے کراچی سے دس میل کے فاصلہ پر سوئی گیس" کی ساڑھے تین سو میل لمبی اور ۱۶ قطر کی پائپ لائن کا منہ کھول دیا اس وقت سینکڑوں مرد عورتیں دور نیچے اس مقام پر کھڑے تھے۔ پائپ لائن کا منہ کھولنے کے بعد ہجوم کو دور ہٹایا گیا۔ اور ایک جلتا ہوا کپڑا گیس کی طرف پھینکا گیا۔ اس سے پائپ لائن کے دہانہ پر آگ لگ گئی۔ اور ایک بہت بڑا سرخ شعلہ گڑگڑاہٹ سے فضا میں کانپنے لگا۔

ابتداً کراچی میں روزانہ تیس لاکھ مکعب فٹ گیس روزانہ جلانے کے لئے ۲۱ کارخانوں میں تقسیم کی جائے گی۔ لیکن ۱۹۵۸ء تک گیس کی سپلائی ۷۰ لاکھ مکعب فٹ روزانہ کر دی جائے گی۔ اس وقت تک کراچی میں گیس کے دو کمپریشر سٹیشن" قائم کر دیئے جائیں گے باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گیس کی تقسیم کی نگرانی اور انتظام کی غرض سے "کراچی گیس ڈسٹری بیوشن کمپنی" اور "انڈس گیس ڈسٹری بیوشن کمپنی" کے نام سے دو ادارے قائم کئے جائیں گے۔

ماسٹر تارا سنگھ کی رہائی کا حکم

نئی دہلی ۷ ستمبر۔ امرتسر کے سیشن جج نے اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کی رہائی کا حکم جاری کر دیا ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ کو پنجابی صوبہ کی ایجی ٹیشن میں چار سو روپے جرمانہ اور چار ماہ قید کی سزا دی گئی تھی

درخواست ہائے دعا:۔ میری بیوی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ سید عبید اللہ شاہ جنرل مرچنٹ چک جھمرہ

(۲) میرے والد شیخ میر محمد صاحب نوشہرہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کیلئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (بابو) محمد شفیع نوشہروی) دارالرحمت ربوہ

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

الفضل کے مشتہرین سے معاملہ کرتے وقت احباب اپنی تسلی ہر طرح کر لیا کریں (مینیجر)